سوال

ذبیح کا قصہ

جواب

الحمد للہ

اللہ تعالی نےاپنے بندے اور خلیل ابراھیم علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا ہے :

اوراس (ابراھیم علیہ السلام) نے کہا میں توھجرت کر کےاپنے پروردگار کی طرف جانے والاہوں وہ ضرور میری راہنمائ کرے گا ، اے میرے رب !مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما ، تو ہم نے اسے ایک بردباراور حلیم بچے کی بشارت دی ، پھر جب وہ بچہ اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلنے پھرے ، تواس نے (ابراھیم علیہ السلام) نے کہا اے میرے بیٹے !میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کررہاہوں ، اب توبتا کہ تیری کیا رائے ہے ؟ بیٹے نے جواب دیا ابا جان !جو حکم ہوا ہے اسے بجا لایئے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے ، غرض جب دونوں مطیع ہوگئے اوراس نے (باپ نے) اس کو(بیٹے کو) کروٹ کے بل لٹا دیا ، توہم نے آوازدی کہ اے ابراھیم !یقینا تونےاپنے خواب کو سچا کردکھایا ، یقینا ہم نیکی کرنے والوں کواسی طرح جزادیتے ہیں ، درحقیقت یہ کھلا امتحان تھا ، اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا ، اور ہم نے ان کا ذکر خیر بعد میں انے والوں کے اندرباقی رکھا ، ابراھیم علیہ السلام پر سلام ہو ، ہم نیکو کاروں کواسی طرح بدلہ دیتے ہیں ، یقینا وہ ہمارے ایمان داربندوں میں سے تھا ، اورہم نے اس کو اسحاق علیہ السلام نبی کی بشارت دی جوکہ صالح لوگوں میں سے ہوگا ، اورہم نے ابراھیم واسحاق علیہما السلام پر برکتیں نازل فرمائیں ، اوران دونوں کی اولاد میں بعض توصالح و محسن اور بعض اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والے ہیں الصافات (99-113)

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

اللہ تعالی اپنے خلیل ابراھیم علیہ السلام کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے اپنی قوم کے ملک سے ھجرت کی تو اللہ تعالی سے سوال کیا کہ وہ انہیں صالح اولاد عطا کرے ، تو اللہ تعالی نے ایک حلیم وبردبار بچے کی خوشخبری دی جوکہ اسماعیل علیہ السلام ہیں کیونکہ وہ ہی پہلے بچے ہیں جوکہ (ابراھیم خلیل علیہ السلام) کے ھاں پیدا ہوئے ، اور یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں اہل ملل کے درمیان کوئ اختلاف نہیں پایا جاتا کہ (اسماعیل علیہ السلام) ان کے پہلے بیٹے ہیں ۔

اور اللہ تعالی کا یہ فرمان کہ (پھر جب وہ بچہ اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلنے پھرے) یعنی جب وہ جوان ہوا اور اپنے والد کے کام آنے لگا ، مجاھد کہتے ہیں کہ جب وہ اس کے ساتھ چلنے پھرنے لگا ، یعنی جوان ہوگیا اور سفر کرنے اوراتنی طاقت آگئ کہ جوکچھ اس کا والد کرتا ہے اس میں ھاتھ بٹانے لگا جب یہ کچھ ہو تو ابراھیم علیہ السلام نے یہ خواب دیکھا کہ انہیں انکے اس بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا جارہا ہے ۔

اورحدیث شریف میں وارد ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ < انبیاء کی خوابیں وحی ہوتی ہیں > اور اللہ تعالی کی طرف سے یہ ایک امتحان تھا کہ اس کا خلیل وہ اپنے عزیز ترین بیٹے کو جوکہ اسے بڑھاپے میں ملا ہے ، اورجب اس بات کا حکم دیا گیا کہ اسے اوراس کی ماں کو ایسی جگہ پر چھوڑدیں جو بے آب وگیاہ اور چٹیل میدان ہو ، اورایسی وادی میں جہاں پر نہ توکوئ انس کرنے والا اور نہ ہی حرکت ہو ، اور کھیتی اور جانور ہو تو اس نے ان کے بڑھاپے کواور زیادہ کردیا لیکن اس کے باوجود انہوں نے اللہ تعالی کے حکم پر عمل کیا اورانہیں وہاں اللہ تعالی کے سہارے اس پر توکل کرتے ہوئے وہاں چھوڑدیا ، تو اللہ تعالی نے ان کے لئے اس تنگی سے نجات پیدا کردی اورانہیں ایسا رزق عطا فرمایا جس کا وہ گمان بھی نہیں کرسکتے تھے ۔

پھر اللہ تعالی نے اس سارے معاملے کے بعد اپنے خلیل کو وہ بیٹا ذبح کرنے کا حکم دیا جو کہ اس کا اکلوتا اور پہلا تھا جس کے علاوہ اور کوئی بچہ نہیں تو پھر اس کا جواب دیتے ہوئے اور اللہ تعالی کا حکم ماننے میں جلدی کرتے ہوئے یہ سارا معاملہ اپنے اس بیٹے کے سامنے رکھا تا کہ اس کے دل میں یہ بات اسان ہوجائے اس کے بدلے کہ وہ اسے مجبور کرکے پکڑے اور زبردستی کرتے ہوئے ذبح کردے :

تو اس نے (ابراھیم علیہ السلام) نے کہا اے میرے بیٹے ! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کررہا ہوں ، اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے ؟

تو بردبار اور حلیم بیٹے نے جلدی سے جواب دیا :

بیٹے نے جواب دیا ابا جان ! جو حکم ہوا ہے اسے بجا لایئے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے

تو یہ جواب انتہائی سیدھا اور اللہ تعالی اور والد کی اطاعت ہے ، اللہ تعالی کا فرمان ہے : غرض جب دونوں مطیع ہوگئے اور اس نے (باپ نے) اس کو (بیٹے کو) کروٹ کے بل لٹا دیا اسلما کے معنی کے متعلق کہا گیا ہے یعنی جب وہ دونوں اللہ تعالی کے حکم کے سامنے جھک گئے اور اس پر عمل کرنے کا پختہ عزم کرلیا ، اور تلہ للجبین ، کا معنی یہ ہے کہ اسے چہرے کے بل لٹا دیا ، ایک قول ہے کہ اسے گدی کی جانب سے ذبح کرنے کا ارادہ کیا تاکہ وہ ذبح کرتے ہوئے اس کے چہرے کو نہ دیکھے یہ قول ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ اور مجاھد اور سعید بن جبیر اور قتادہ اور ضحاک رحمھم اللہ تعالی جمیعا کا ہے ۔

اور اسلما ، کا معنی ہے ، یعنی ابراھیم علیہ السلام نے تکبیر کہی اور بیٹے نے موت کے لئے کلمہ شھادت پڑھا سدی وغیرہ کا کہنا ہے کہ اس کے حلق پر چھری چلائی لیکن اس نے کچھ بھی نہ کاٹا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چھری اور حلق کے درمیان تامبے کی پلیٹ حائل کردی گئی تھی ، واللہ تعالی اعلم ، تو اس وقت اللہ تعالی کی طرف سے یہ آواز دی گئی :

تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراھیم ! یقینا تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا یعنی آپ کے امتحان اور اللہ تعالی کی اطاعت کی طرف جلدی کرنے کا مقصد پورا ہوگیا وہ اس طرح کہ تیرا بیٹا قربانی کے لئے اور تیرا بدن آگ کے لئے اور تیرا مال مہمانوں کے لئے خرچ ہونا یہ سب امتحان ہے ، تو اسی لئے اللہ تعالی نے فرمایا :

در حقیقت یہ کھلا امتحان تھا یعنی واضح اور ظاہر امتحان ۔

اور اللہ تعالی کا یہ فرمان : ، اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا یعنی اس کے بیٹے کے ذبح کے بدلے میں اللہ تعالی نے جو اس کے لئے بطور عوض آسان کردیا ، اور جمہور علماء سے مشہور یہ ہے کہ وہ عوض اور فدیہ وہ سفید رنگ کا موٹا تازہ سینگوں والا مینڈھا تھا ، امام ثوری رحمہ اللہ تعالی نے عبداللہ بن عثمان بن خیثم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہ ابن عباس بیان کرتے ہیں وہ مینڈھا چالیس سال تک جنت میں چرتا رہا ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ اس مینڈھے کا سر ابھی تک کعبہ کے پرنالے کے پاس لٹک رہا ہے ، تو یہ اکیلی ھی اس بات کی دلیل ہے کہ ذبیح اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں کیونکہ وہ ہی مکہ میں مقیم تھے اور اسحاق علیہ السلام کے متعلق ہمیں یہ علم نہیں کہ وہ بچپن میں مکہ تشریف لائے ہوں ، واللہ تعالی اعلم ۔

دیکھیں البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر (1/157-158)

تو جیسا کہ اوپر یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ ذبیح اسماعیل علیہ السلام ہیں نا کہ اسحاق علیہ السلام اور ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے ان آیات کی تفسیر میں اس کا ذکر کیا ہے کہ کئی ایک وجوھات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ذبیح اسماعیل علیہ السلام ہیں اس کا خلاصہ ہم یہاں پیش کررہے ہیں :

1- یہ کہ اسماعیل علیہ السلام پہلے بیٹے ہیں جن کی ابراھیم علیہ السلام کو خوشخبری دی گئی ، اور پھر مسلمانوں اور اھل کتاب کے ھاں متفقہ طور پر وہ اسحاق علیہ السلام سے بڑے ہیں اور اھل کتاب کے ھاں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ بیشک اللہ تعالی نے ابراھیم علیہ السلام کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کریں اور ایک نسخہ میں پہلے بیٹے کے الفاظ ہیں ۔

2- یہ کہ جو پہلا بچہ ہو اور اس کے بعد اور کوئی اولاد نہ ہو تو ابتلاء اور امتحان کے اعتبار سے اس کے ذبح کا حکم زیادہ سخت ہوتا ہے ۔

3- یہ کہ اللہ تعالی نے جو بشارت دی ہے اس میں غلام حلیم یعنی بردبار بچے کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد یہ فرمایا :

اور ہم نے اسے نبی اسحاق (علیہ السلام) کی خوشخبری سنائی جو کہ صالحین میں سے تھا اور فرشتوں نے جب ابراھیم علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام کی خوشخبری سنائی تو انہوں نے یہ کہا : یقیناً ہم نے تجھے ایک علیم بچے کی خوشخبری دی ۔

4- اور یہ کہ اللہ تعالی نے فرمایا :

توہم نے اسے اسحاق (علیہ السلام) کی خوشخبری سنائی ، اور اسحاق (علیہ السلام) کے بعد یعقوب (علیہ السلام) کی بھی یعنی ان دونوں کی زندگی میں ہی بچہ پیدا ہوگا جس کا نام اسحاق رکھا جائے گا ، اور اس کا جانشین بھی ہوگا ، اس کی نسل میں سے آگے نسل چلے گی اور اولاد پیدا ہوگی ۔

تو اس بیان کے بعد یہ جائز نہیں کہ اسے بچپن ہی میں ذبح کرنے کا حکم دے دیا جائے کیونکہ اللہ تعالی نے ان دونوں سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اس کی جانشینی اور نسل ہوگی ۔

5- اور پھر یہ بات بھی ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کو یہاں پر حلیم کے وصف سے متصف کیا گیا ہے کیونکہ یہ حلم کا وصف ہی جگہ پر مناسب ہے ۔

تفسیر ابن کثیر (15/4) ۔

واللہ تعالی اعلم ۔

اسلام سوال وجواب

فتوی نمبر: 5522